حافظ بخاری ،صدر مجلس علماء اہل سنت، حضرت علامہ شاہ سید خواجہ عبد الصمد چشتی مودودی ؒ
از:- حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی مظفرپوری
استاذ:- جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف ضلع اوریا یوپی

آستانۂ عالیہ صمدیہ مصباحیہ دارالخیر پھپھوند شریف ضلع اوریا یوپی اسلامیان ہند کی رشد وہدایت کا عظیم مر کز ہے ، اس مرکز ہدایت سے ہمیشہ اسلام کا پیغام نشر کیا گیا ، شریعت کے احکام بتائے گئے ، ضلالت وگمرا ہی کا قلع قمع کیا گیا ، کفر وشرک کی آندھیوں کا مقابلہ کیا گیا ، عقائد حقہ کی حفاظت کے لیے تحریکیں چلائی گئیں ،باطل فرقوں کا تحریر وتقریر کے ذریعہ رد وابطال کیا گیا ۔ اس آستانے کے مورث اعلیٰ سید المفسرین ، سند المحققین ، اعلم العلما ، حافظ بخاری حضرت علامہ الشاہ سید عبد الصمد چشتی مودودی قدس سرہ العزیز اپنے عہد کے زبردست محقق ومصنف اور عظیم داعی و مبلغ تھے ،آپ نے رشد وہدایت کی ایک پاکیزہ شمع روشن کیا ، جس کی پاک کرنوں نے ہزاروں قلوب واذہان کو نور حق کے جلوؤں سے منور وتابندہ کر دیا ،آپ نےجہاں اس زمانے کے باطل فرقو ں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی مدلل ومبرہن خطبات کے ذریعہ ان کے ناپاک چہروں کو واشگاف فر مایا اور ان کے گندے عقائد کی حقیقت عوام اہل سنت کے سامنے واضح کردی وہیں آپ نے اسلامی سماج ومعاشرہ میں رائج خرافات اور بدعات کا بھی سخت تعاقب فر مایا ، سہسوان بدایوں اور پھپھوند شریف ومضافات میں آپ نے اصلاح فکر وعمل کی تحریک چلائی اور ہزاروں خلق خدا کو دین سے قریب کیا اور ان کے ایمان وعقیدے کی حفاظت فر مائی۔

ولادت و تحصیل علم:

١٨٥٣ء میں حضرت سید غالب حسین رحمۃاللہ علیہ کے گھر ایک فرزند کی ولادت ہوئی، جس کا نا عبد الصمد رکھا گیا۔یہ نومولود بعد میں علم و فضل ا ور معرفت و روحانیت کا درخشندہ ستارہ بن کر چمکا ا ور دین کی عظیم خدمات آپ کی ذات مقدسہ سے انجام پائیں۔

آپ نے تسمیہ خوانی کے بعد گیارہ سال کی عمر تک مولانا سخاوت حسین رحمۃاللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر صرف ،نحو ، منطق ا ور علوم شرعیہ میں متوسطات تک کی تعلیم حاصل کی۔ پھر مروجہ علوم کی تکمیل اعلم علماء زمانہ حضرت سیف اللہ المسلول مولانا شاہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحب زادہ تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی سے کی، اور محض چودہ سال کی عمر میں تمام مروجہ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل سے فارغ ہو گئے۔

مجلس علماء اہل سنت کی صدارت:

کسی بھی شخصیت کی عظمت و رفعت کو صحیح طور سے سمجھنے کے لیے ان کے تعلق سے معاصرین کی آرا بڑاہم درجہ رکھتی ہیں۔ حافظ بخاری حضرت خواجہ سیدعبد الصمد مودودی چشتی رضی اللہ عنہ کا ہم عصر علما میں کیا وقار تھا، اس کی ایک ادنیٰ جھلک یہاں پیش کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

مجلسِ ندوۃ العلما کے قیام کے بعد اس کا پہلا اجلاس کان پور میں ١٣١١ھ میں ہوا۔ ندوۃ العلما کے ناظم مولانا محمد علی مونگیری خلیفہ حضرت مولانا فضل رحمان گنج مراد آبادی اور صدر مولانا لطف اللہ علی گڑھی جج ہائی کورٹ حیدرآ با د منتخب کیے گئے۔ اس مجلس کے ارا کین کے انتخا ب میں بڑی بد نظمی ہو ئی۔ سنی ،وہا بی ، غیر مقلد رافضی یہاں تک کہ ایک عیسائی پا دری کو بھی اس کا ممبر بنا دیا گیا۔ یہ چیزیں ایسی نہیں تھیں جن پر علماء حق خاموشی اختیار کرتے۔ چنانچہ سرخیل علماء اہل سنت تا ج الفحول حضرت مولاناعبد القا در صا حب بدایونی ا ور مقتداء اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نےاس مجلس سے اختلاف کیا ا ور ان معجون مرکب ممبران کے انتخاب کو غلط ٹھہرا یا۔ اسی مسئلہ پر حضور حافظ بخاری خواجہ سیدعبد الصمد چشتی رضی اللہ عنہ اور ناظم ندوہ مولانا محمد علی مونگیری کے درمیان خط وکتابت کا طویل سلسلہ چلا۔حضور حافظ بخاری نے اپنے خطوط کے ذریعہ ناظم ندوہ کے موقف کو غلط ٹھہرا یا ا ور انہیں لا جواب کر دیا۔

١٣١١ھ میں ندوۃ العلما کا ایک بڑا اجلاس بریلی میں ہوا۔ اس کے بالمقابل علماء اہل سنت کا ایک زبردست اجتماع اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے کاشانہ ا قدس پر ہوا۔ جس میں مجلس علماء اہل سنت کا قیام عمل میں آیا۔ اکابر اہل سنت کی متفقہ رائے سے اس مجلس کا صدر ممدوح گرامی سند المحققین ، سید المفسرین ، قبلۂ عالم، حافظ بخاری وکلام باری حضرت خواجہ سید عبد الصمد مودودی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو منتخب کیا گیا، تحریک رد ندوہ کی دستور اساسی میں بھی اس کا تذکرہ مطبوع ہے ۔ آپ کی صدارت میں متعدد جلسے اعلیٰ پیمانہ پر پٹنہ، عظیم آباد اور کولکاتا و غیرہ شہروں میں منعقد ہوئے۔ جب تک محمد علی صاحب نا ظم ندوہ اور مولوی لطف اللہ علی گڑھی صدر ندوہ رہے ، مجلس علماء اہل سنت قائم رہی ا ور حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ کی ہی صدارت میں اکثر اجلاس منعقد ہوئے۔ جب مولوی محمد علی مونگیری کے بعد شبلی نعمانی ناظم ندوہ ہوئے تو پردہ اٹھا ا ور معلوم ہوا کہ یہ مجلس سیداحمد خان علی گڑھی کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے ا ور نیچریوں کی مجلس کا نقش ثا نی ہے۔ لہذا علماء کرام نے اس کی جانب سے توجہ ہٹالی۔

حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باتفاق علماء اہل سنت صدر مجلس علماء اہل سنت منتخب کیا جا نا درحقیقت آپ کی رفعت و عظمت کا کھلااعتراف تھا۔ یہ وہ مجلس تھی جس میں ملک کے سر کردہ علما، مشائخ ، فقہا اور محدثین کی ایک ایسی جماعت شریک تھی جن کے علم و فضل کازمانہ معترف تھا، جنہیں کھرے کھو ٹے کی پہچان کا ملکہ تھا۔

کسی مجلس یاتنظیم کی صدارت کا مطلب صرف مسندِصدارت پر فائز ہوجانا نہیں ہوتا بلکہ اس مجلس کی ساری سرگرمیوں کی ذمہ داری صدرِ مجلس کے سر ہو تی ہے، شرکاء مجلس کو صحیح سمت میں لے جانا صدر کا اہم فریضہ ہو تا ہے ۔ ظاہر ہے اس فریضے سے سبک دوشی کے لیے علمی تبحر ا ورفکری بالیدگی کے ساتھ سیاسی بصیرت کی بھی ضرورت ہو تی ہے ۔ الحمد للہ یہ تمام خوبیا ں حضور حافظ بخاری کی ذات میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

حافظ کلام باری ،وحافظ حصن حصین ، ودلائل الخیرات شریف:

حضور حافظ بخاری خواجہ عبدالصمد چشتی مروجہ علوم و فنون پر کامل دسترس رکھنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم، صحیح البخاری، حصن حصین اور دلائل الخیرات شریف کےحافظ بھی تھے ۔ حفظِ قرآن کا یہ عالم تھاکہ ترا ویح کی حالت میں محض دو تین گھنٹے میں قر آن پاک ختم کر لیا کرتے تھے۔گونڈے کی متعدد مساجد میں آپ نے دو تین گھنٹے میںختم قرآن کیا۔ پھپھوند شریف آمد کے بعد بھی متعدد مساجد میں شبینے پڑھے۔ یوں ہی جھانسی کی مسا جد میں بھی آپ نے دویاتین گھنٹے میں ختم قرآن پاک فرمایا۔آپ کو مسجد نبوی شریف میں بھی حفاظِ عرب کی موجود گی میں ختم قرآن کا شرف حاصل ہوا۔

حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نماز میں قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ا ور ترویحوں میں بخاری شریف پڑھا کرتے تھے۔ جس روز جتنے پارے قرآن پاک کے تراویح میں ہو تے ترویحوں میں اتنے ہی پارے بخاری شریف کے بھی ہو جاتے تھے۔دن میں کلام مجید کے دور کے ساتھ بخاری شریف کا بھی دور فر مایا کرتے تھے۔

آپ نے حفظِ بخاری کے دوران بری محنت ومشقت کی۔ خود فرماتے ہیں کہ بخاری شریف یاد کر نے میں میں اپنے بالوں کو چھت سے باندھ دیا کرتاتھا تاکہ نیند نہ آ ئے، جب نیند کا جھونکا آجا تا تھا تو بالوں کے کھنچنے کی تکلیف سے نیند ختم ہو جا تی تھی۔ سیکڑوں راتیں اسی حالت میں گزاریں۔

وصال سے تین چار سال قبل آپ نے ترویحوں میں بخاری شریف کے بجائے حصن حصین کا دور مع حزب مقطعات شروع فرما دیا تھا۔

بیعت و ارادت:

۱۱ سال کی عمر میں آپ خانقاہ حافظیہ اسلمیہ خیرآباد شریف ضلع سیتاپور کے سجادہ نشین شیخ المشائخ قطب وقت حضرت مولاناحافظ سید محمد اسلم صاحب خیرآبادی رضی اللہ عنہ کے دستِ حق پرشرف بیعت سے مشرف ہوئے۔

حضورحافظ بخاری کا علمی مقام اور گراں قدر تصانیف:

آپ کے علم و فضل کی جولانیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ زمانہ طالب علمی ہی میں مولوی امیرحسن سہسوانی کے پیدا کردہ فتنہ شش مثل کا منھ توڑ جواب دیا، اور ایک موقع پر ان سے اس موضوع پر مناظرہ کرکے انہیں بہ بس اور ساکت وصامت کر دیا۔آپ کے اخلاص کی برکت کہ اللہ تعالیٰ نے اس فرقہ کا نام ونشاں روئے زمین سے مٹادیا۔ آپ نے مختلف موضوعات پر مندرجہ ذیل کتابیں تصنیف فرمائیں۔

تصانیف حافظ بخاری:

{۱} حق الیقین فی مبحث مولد اعلی النبیین
{۲} افادات صمدیہ
{۳} جمعہ تلبیسات
{۴} جواب اقوال
{۵} نصرا لسنیین علیٰ عداہ سید المرسلین
{۶} تکملہ
{۷} نصر السنیین علیٰ احزاب المبتدعین
{۸} طوار ق الصمدیہ
{۹} نمونہ وہا بیوں کی کار سازیوں اور شعبدہ بازیوں کا
{۱۰} عین الیقین
{۱۱} تبعید الشیاطین بامداد جنون الحق المبین
{۱۲} شعلہ غضب

مذکورہ بالا تصانیف میں سےبعض غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خاں بھو پالی، ڈپٹی امدادعلی اور مولوی امیر حسن سہسوانی کے ہفوات وخرافات کی تردید میں لکھی گئیں۔

پھپھوند شریف تشریف آوری:

حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تبلیغ دین اور اصلاح عوام کے لیے مختلف علاقوں میں تشریف لے جاتے تھے۔ اسی سلسلے میں ایک بار گونڈے تشریف لے گئے۔ گونڈے واطراف میں آپ کے علم و فضل اور فضائل وکمالات کا شہرہ ہوا۔ یہاں پھپھوند شریف کے میر فاروق علی صاحب کچہری میں منصرم تھے۔ وہ آپ کے فضائل و کمالات سے متاثر ہو کر آپ کے دست ا قدس پر بیعت ہو گئے، اور وہاں موجود اپنے اہل خانہ کو بھی آپ کے دامن کرم سے وابستہ کر الیا۔ میر صاحب حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلے مرید تھے۔ ان کے بعد لوگ جوق درجوق آپ کی غلامی میں داخل ہو نے لگے۔

میرصاحب چند دنوں میں گونڈے سے پھپھوند منتقل ہونے والے تھے ۔ انھوں نے حضرت کو پھپھوند آنے کی دعوت دی۔ میر صاحب کی دعوت اور پھپھوند شریف کے حالات کی ابتری سن کر آپ نے ان سے وعدہ فرمالیا کہ تمہارے پھپھوند پہنچنے کے دو ہفتے بعد میں سہسوان ہوتا ہوا پھپھوند پہنچ جا ؤں گا۔ میر صاحب گونڈے سے مع اہل وعیال پھپھوند پہنچے۔ حسب وعدہ حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ٹھیک دو ہفتے بعد پھپھوند پہنچ گئے، اور یہاں سے شیعیت ورافضیت کا خاتمہ فرمایا ۔

پھپھوند میں مستقل سکونت:

حضور حافظ بخاری کی ذات یہاں کے اہل سنت کے لیے مرکز اتحاد بن چکی تھی۔ یہاں کے مسلمان کسی بھی طرح آپ کو دوبارہ سہسوان جانے دینے کے لیے تیار نہیں تھے۔ لہذا اشارہ غیبی اور پھپھوند کے مسلمانوں کے مخلصانہ اصرار سے مجبور ہو کر آپ نے یہیں مستقل سکونت اختیا ر فر مالی اور سہسوان سے بعض اہل خانہ اور اعزا واقربا کو بھی یہیں بلا لیا۔

وصال:

١٧جمادی الآخر ١٣٢٣ھ بروز شنبہ آپ نے اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرمائی۔ آج بھی مزار پرانوار پھپھوند شریف کے احاطے نور میں مرجع خلائق ہے۔

از:- حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی مظفرپوری
استاذ جامعہ صمدیہ دارالخیر پھپھوند شریف ضلع اوریا یوپی